بسم اللہ الرحمن الرحیم

بچے کا نام "حُر" رکھنا

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ میں نے ایک سوال پوچھنا تھا کہ اپنے بیٹے کا نام ویسے تو میں نے محمد رکھا ہے لیکن پکارنے کے لیے میں اس کا نام "حُر" رکھنا چاہتا ہوں، تو یہ نام رکھ سکتا ہوں؟ رہنمائی فرمائیں۔

جواب

"حُر" کے معنی "ہر قسم کی آمیزش سے پاک، اصلی، آزاد، شریف، ہر شے کا افضل اور عمدہ حصہ" وغیرہ کے ہے، لہذا ان معانی کے پیش نظر یہ ایک اچھا نام ہے۔ نیز "حُر" کئی صحابۂ کرام رضی اللہ تعالی عنہم کا نام بھی تھا، لہذا یہ نام رکھنا نہ صرف درست بلکہ بہتر ہے کہ یہ نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کے کئی صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم کا نام ہے، اور ہمیں اچھوں کے نام پر نام رکھنے کی ترغیب ارشاد فرمائی گئی ہے، اس لیے امید ہے کہ ان کے نام پر نام رکھنے سے ان کی برکت بھی بچے کے شاملِ حال ہوگی۔

القاموس الوحید میں ہے "الحُرُّ: ہر قسم کی آمیزش سے پاک، اصلی (2) آزاد (3) شریف (4) ہر شے کا افضل اور عمدہ حصہ (5) کچی کھائی جانے والی سبزی (6) چہرہ، چہرہ کا ظاہری حصہ (7) عمدہ کلام یا فعل۔" (القاموس الوحید، صفحہ 326، مطبوعہ: لاہور)

الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ میں ہے "الحرّ: بضم أوله وتشديد الراء- ابن خضرامة الضبيّ أو الهلالي، روى ابن شاهين من طريق سيف بن عمر، عن الصعب بن هلال الضبيّ، عن أبيه، قال: قدم على النبي صلّى اللہ عليه وسلّم الحر بن خضرامة۔۔۔ الحرّ: بن قيس بن حصن بن حذيفة بن بدر الفزاري، ابن أخي عيينة بن حصن ذكره ابن السّكن في الصّحابة" ترجمہ: حُر بن خضرامہ ضَبی یا ہلالی: ان کے نام کا پہلا حرف پیش کے ساتھ اور "راء" مشدد ہے۔ ابن شاہین نے حضرت سیف بن عمر کے واسطے سے صعب بن ہلال ضبی، انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا ہے کہ حُر بن خضرامہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔۔۔ حُر بن قیس بن حصن بن حذیفہ بن بدر فزاری: یہ عیینہ بن حصن کے بھتیجے تھے۔ ابن السکن نے ان کو صحابۂ کرام میں شمار کیا ہے۔

(الاصابہ فی تمییز الصحابۃ، جلد 02، صفحہ 51، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

صحابہ کرام کے نام ذکر کرتے ہوئے نام رکھنے کے احکام نامی کتاب میں ہے "حُر: خالص، ہر قسم کی آمیزش سے پاک، آزاد، شریف۔" (نام رکھنے کے احکام، صفحہ 137، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

نیکوں کے نام پر نام رکھنے کی ترغیب:

الفردوس بماثور الخطاب میں ہے "تسموابخیارکم "ترجمہ : اچھوں کے نام پر نام رکھو۔ (الفردوس بماثور الخطاب، جلد2، صفحہ 58، حدیث 2328، دارالکتب العلمیۃ، بیروت)

امام اہلسنت الشاہ امام احمد رضا خان قادری رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں : "حدیث سے ثابت کہ محبوبانِ خدا، انبیاء واولیاء علیہم الصلوۃ والثناء کے اسمائے طیبہ پر نام رکھنا مستحب ہے جبکہ ان کے مخصوصات سے نہ ہو" (فتاوی رضویہ، ج 24، ص 685، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

صدرالشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں : "بچہ کا اچھا نام رکھا جائے۔ ہندوستان میں بہت لوگوں کے ایسے نام ہیں، جن کے کچھ معنی نہیں یا اون کے برے معنی ہیں، ایسے ناموں سے احتراز کریں۔ انبیائے کرام علیہم الصلاۃ والسلام کے اسمائے طیبہ اور صحابہ وتابعین وبزرگان دِین کے نام پر نام رکھنا بہتر ہے، امید ہے کہ اون کی برکت بچہ کے شاملِ حال ہو۔" (بہار شریعت، جلد3، حصہ 15، صفحہ 356، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمہ مراۃ المناجیح فرماتے ہیں : "بہتر یہ ہے کہ انبیاء کرام یا حضور علیہ السلام کے صحابہ عظام، اہلبیت اطہار کے ناموں پر نام رکھے جیسے ابراہیم واسمعیل، عثمان، علی، حسین وحسن وغیرہ عورتوں کے نام آسیہ، فاطمہ، عائشہ وغیرہ اور جو اپنے بیٹے کا نام محمد رکھے وہ انشاء اللہ بخشا جائے گا۔" (مراۃ المناجیح، جلد5، صفحہ 30، نعیمی کتب خانہ، لاہور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب : مولانا محمد شفیق عطاری مدنی

فتوی نمبر : WAT-5220

تاریخ اجراء : 15 صفر المظفر 1448ھ/30 جولائی 2026ء